غزل

(جناب شارق میرٹھی ایم اے)

میری نگاہِ شوق کا جانے کہاں مقام ہے — عرش پہ آکے بھی مجھے حوصلۂ خرام ہے
بادِ خزاں کا یہ پیام موسمِ گل کے نام ہے — گردشِ صبح و شام پھر گردشِ صبح و شام ہے
عشق کی جو خلش بھی ہے اک خلشِ دوام ہے — یہ نہ سمجھ کہ تیرے بعد کارِ وفا تمام ہے
عشق کی بیخودی کو کیا کیف شراب سے غرض — تیرے تباہ حال کو تیری نظر سے کام ہے
رفعتِ ماہ سے اُدھر انجم و کہکشاں سے دور — تجھ کو خبر نہیں ابھی تیرا کہاں مقام ہے
زندگی اس کی زندگی، بیخودی اس کی بیخودی — جو ہے خرد سے دور دور جس کو جنوں سے کام ہے
اے مرے ہمدم آشنا، کیا تجھے یہ نہیں پتہ — راہِ طلب میں جو مٹا اس کے لئے دوام ہے
حدِ نظر سے دور دور عالمِ دل کے پاس پاس — تیرا پتہ تو مل گیا، میرا کہاں مقام ہے
تیری نگاہ پھرتے ہی رنگِ جہاں بدل گیا — اب نہ وہ پہلی صبح ہے اب نہ وہ پہلی شام ہے
مٹ نہ سکے گی عمر بھر قلب و نگاہ کی خلش — عشق تمام کا تمام سوزشِ ناتمام ہے

شارقِ غم نواز کا توڑ کے اس نے دل کہا
سن اسے غور سے کہ یہ سازِ شکستِ جام ہے